Name of Scholar: **Md Tausif Alam**

Name of Supervisor: **Prof. Iraq Raza Zaidi**

Name of the Department: **Dept of Persian, Faculty of Humanities & languages**

Title: "A Study on the Rhetorical usage in the Mathnavi Nal Daman of Faizi"

ABSTRACT

Keywords: Rhetorical, Mughal, Study, Poetry, Mathnavi, Nal Daman, Faizi, Akbar

یوں تو ہندوستان میں فارسی زبان وادب کا آغاز ظہیرالدین محمد بابر کے دور سے بہت پہلے ہو چکا تھا لیکن اگر اس زبان کے عروج وارتقاء کے حوالے سے گفتگو کی جائے تو اس زبان کا عروج عہد مغلیہ اور خصوصا عہد اکبر میں ہی نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مؤرخین وناقدین نے اس دور کو فارسی زبان وادب کا سنہرا دور تحریر کیا ہے۔

ہندوستان اکبر کے زمانے میں فارسی زبان وادب کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اگر تاریخی کتابوں کا مطالعہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغلیہ دور میں اکبر بادشاہ نے تمام بادشاہوں سے زیادہ فارسی زبان وادب پہ توجہ دی اور فارسی علماء، فضلاء وادباء کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں انعام واکرام سے نوازا۔ اسی طرح فارسی زبان نے اکبر کے دور میں خوب ترقی کی جس سے ہندوستان فارسی زبان وادب کا ایک اہم مرکز بن گیا۔

دوراکبر میں ابوالفیض فیضی اپنے گونا گوں کارناموں کی بنیاد پر اہل زبان وادب کے درمیان ایک اہم اور اعلی مقام حاصل کر چکا تھا۔ فن شعروشاعری میں اپنی فنی لیاقتوں کے موتی بکھیرنے کی بنا پر وہ دربار اکبر میں ایک درخشندہ ستارہ کے مانند چمکتا رہا۔

لہٰذا اس موضوع کے حوالے سے مطالعہ شروع کیا اور ایک خاکہ تیار کرکے، بالآخر پی۔ ایچ۔ ڈی کا عنوان ''فیضی کی مثنوی نل دمن میں استعمال صنائع وبدائع: ایک مطالعہ''
(A Study on the Rhetorical Usage in the Mathnavi Nal Daman of Faizi)
قرار پایا جو مندرجہ ذیل چار ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول: احوال وآثار شیخ ابوالفیض فیضی

باب دوم: مثنوی نل دمن کا موضوعاتی مطالعہ

باب سوم: مثنوی نل دمن میں صنائع ادبی کا استعمال

باب چہارم: مثنوی نل دمن میں صنائع وبدائع کا استعمال

آخر میں مقالے کا خلاصہ اور کتابیات کی فہرست درج کی گئی ہے۔

باب اول: احوال وآثار شیخ ابوالفیض فیضی:

اس باب میں فیضی کے حالات زندگی اور شخصیت وکردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کیوں کہ جب تک کسی شخصیت کے اردگرد کا ماحول اور اس کے حالات زندگی کا تعارف پیش نہ کیا جائے، اس وقت تک اس کی تخلیقات اور اس کے گونا گوں کارناموں پر روشنی نہیں پڑ سکتی اور اس کے حالات زندگی سے ہی اس دور کے اسلوب نگارش کا پتہ چلتا ہے۔ اسی لئے شاعر کا تعارف پیش کرنے کے لئے راقم نے اس باب میں فیضی ابن شیخ مبارک کے حالات زندگی پیش کئے ہیں۔

دوراکبر میں فیضی ابن شیخ مبارک فارسی زبان وادب کی پیش رفت وترقی میں ایک نمایاں حیثیت اور اعلی مقام رکھتے ہیں۔ فیضی نے جس دور میں آنکھیں کھولیں اس دور میں اکثر دانشمند اور مفکرین اپنی تصنیفات میں فارسی کے ساتھ عربی زبان کے استعمال کو زیادہ اہمیت دیتے تھے، اس وقت فیضی نے اپنی تصنیفات میں خالص فارسی الفاظ کی جانب توجہ مبذول کی اور سبک خراسانی اور عراقی کے طرز پر اپنی فنی لیاقتوں کے خوب گوہر لٹائے یہاں تک کہ غزالی مشہدی کے انتقال کے بعد دربار اکبری میں ملک الشعراء کے عہدے پر فائز ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ فیضی نے نظم ونثر میں گراں بہا خدمات انجام دیں فارسی کے علاوہ انہیں عربی زبان پر بھی کامل دسترس حاصل تھی جس کی ایک اہم ترین

مثال ''تفسیر قرآن کریم'' ہے۔ فیضی کے تفصیلی حالات زندگی اس باب میں مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔

نام، سن ولادت، ولدیت، فیضی کا خاندان، اس کا وطن، تعلیم و تربیت، اساتذہ، اکبر کے دربار میں اس کی رسائی، فیضی کی حکومت اور سیاسی ذمہ داریاں، اخلاق و کردار، اس کی وفات اور اس کے آثار وغیرہ کو مدلل بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم: مثنوی نل دمن کا ایک مطالعہ:

اس باب میں اولاً صنف مثنوی کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اس کے بعد مثنوی نل دمن کی کہانی پر بحث کی گئی ہے۔ فارسی زبان میں مثنوی گوئی کی ایک مضبوط اور مقبول روایت رہی ہے۔ خاص کر رزمیہ، عرفانی اور طربیہ مثنویاں اس ادب کا اہم سرمایہ ہے۔ فارسی میں عشقیہ طربیہ مثنویاں بہت کم تحریر ہوئی ہیں۔ یوسف زلیخا کے بعد اسی طرز میں مثنوی نل دمن اپنی مثال آپ ہے جسے ''فیضی'' جیسے ملک الشعراء صاحب فن نے اکبر کے حکم سے تحریر کیا ہے۔ یہاں مثنوی نل دمن کے تعلق سے مختلف ذیلی سرخیوں کے تحت اجمالی گفتگو کی گئی ہے۔

باب سوم: مثنوی نل دمن میں صنائع ادبی کا استعمال:

اس باب میں مثنوی نل دمن میں صنائع ادبی کے استعمال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں بلاغت کی مختصر تعریف بیان کی گئی ہے اور علم بیان کے حوالے سے اس نثر پارے کو پرکھا گیا ہے۔ نیز اس باب میں علم بیان کے اقسام تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور مجاز کی تعریف پیش کی گئی ہے ساتھ ہی مثنوی میں ان کے استعمال کو مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر تشبیہ کے اشعار ملاحظہ ہوں:

فیض نعمش چو چشمه در جوش

صیت کرمش چو نغمه در گوش

طبع و کرمش چو بحر عنبر

خلق و نفسش چو عود و مجمر

باب چہارم: مثنوی نل دمن میں صنائع و بدائع کا استعمال:

اس باب میں صنائع و بدائع کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ اولاً صنائع و بدائع کی اہمیت و تعریف پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بدیع جس کے نتیجے میں مثنوی ''نل دمن'' میں صنعتوں کے ہونے والے استعمال کو بیان کیا گیا ہے۔ بالخصوص مثنوی نل دمن میں فیضی نے جس طور پر بدایع کا استعمال اپنے اشعار میں کیا ہے اس کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے مثلاً تجنیس اور اس کے اقسام، تضاد، تکرار، مبالغہ، لف و نشر، تلمیح، مراعات النظیر، سیاقۃ الاعداد و صنعت اشتقاق وغیرہ۔

گو کہ عربی الفاظ روح ادب نہیں لیکن یہ وہ عناصر ہیں جس سے فن اپنی تکمیل کو پہنچتا ہے اور پختگی حسن کو وجود میں لاتا ہے۔ اہل علم اور خصوصیت کے ساتھ ماہرین عروض و قوافی کے نزدیک وہ ادب لائق اعتنا ہی نہیں جو فنی قالب میں پیش نہیں کیا گیا ہو۔ تخلیقی ادب میں اسلوب کی اسی اہمیت و افادیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس باب میں فیضی کی مثنوی نل دمن میں اس کے اسلوب نگارش اور فنی مہارتوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فیضی بحث موضوعات پر ہی دسترس نہیں رکھتے تھے بلکہ تخلیقی شعور اور فنی ابلاغ میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔

آخر میں مقالے کا خلاصہ تحریر کر کے اس مقالے کی تکمیل میں جن کتابوں سے بالواسطہ یا بلا واسطہ استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام، مصنف، مترجم، مولف، ناشر اور سن طباعت کے ساتھ فہرست تیار کر دی گئی ہے تاکہ قارئین کو حوالہ جات تلاش کرنے میں آسانی رہے یہ فہرست ''کتابیات'' کے عنوان سے مقالے کے آخر میں درج کی گئی ہے۔

مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی

مقالہ نگار: محمد توصیف عالم

شعبۂ فارسی، فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی